Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۴ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۴ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ نبوت/نومبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب صاحب فراش ہیں۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ صبح کے وقت شدید بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہتی ہے اور پیشاب بھی تکلیف سے آتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین

محترم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ احمدیہ گلگت، جیپ کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اُن کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ زخم اور ورم کی وجہ سے ابھی پلستر نہیں ہو سکا۔ فی الحال مرہم پٹی کر دی گئی ہے زخم ٹھیک ہونے پر پلستر کیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

احمدی طالبہ کی شاندار کامیابی

یہ خبر بصد مسرت سُنی جائیگی کہ احمدی طالبہ نصیرہ نسیم بنت چوہدری فتح محمد صاحب آف زیرہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔اے ہسٹری (تاریخ) کے امتحان میں بفضل ایزدی دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کی اِس کامیابی کو دین و دنیا کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

رشید احمد چوہدری ایم۔اے، بی۔ایڈ
محلہ دار الرحمت وسطی ۔ ربوہ

ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

دسمبر ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت اظہار افسوس کیا اور فرمایا:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں۔"

اور فرمایا:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اُسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفّل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیئے۔ مَیں نے بعض کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ہم کیوں یہاں بیٹھ کر حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دل میں ڈالا ہے کہ اُن کے پَیر یہاں نہ جمنے پائیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۵)

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸/فتح ۱۳۵۸ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸/دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اِس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر ۔ سید عبد الحی ۔ مطبع ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۴ر نبوت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکمیلِ علمی کا آسمانی ذریعہ — ہمارا جلسہ سالانہ

انسان میں ایمان اس وقت تک متحقق نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمالِ صالحہ نہ بجا لائے اور اعمالِ صالحہ کی توفیق علم اور معرفت کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تکمیلِ علمی اور تکمیلِ عملی ہر دو کی طرف توجہ دلائی ہے اور دلائی بھی ہے قرآن مجید کی پہلی ہی سورۃ یعنی سورۃ الفاتحہ میں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید کی رُو سے تکمیلِ علمی اور تکمیلِ عملی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے۔ چنانچہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں تکمیلِ علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیلِ عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۸)

سورۃ الفاتحہ کی مذکورہ بالا ہر دو آیات کی ترتیب سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ تکمیلِ علمی مقدم ہے اور تکمیلِ عملی مؤخر۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تکمیلِ علمی کے نتیجہ میں ہی تکمیلِ عملی میسر آتی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام تکمیلِ علمی کی اس اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیلِ علمی کے بعد تکمیلِ عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیلِ عملی بدوں تکمیلِ علمی کے محال ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۳)

تکمیلِ علمی کی اس اہمیت کے پیشِ نظر سوال یہ پیدا ہوتا ہے تکمیلِ علمی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟ کیا محض کتابیں پڑھنے سے تکمیلِ علمی ہو سکتی ہے؟ ہر چند کہ حصولِ علم کے لئے دینی کتابوں کا پڑھنا اور ان کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر دینی علم کا حصول ممکن ہی نہیں ہوتا لیکن علم کا حصول اور تکمیلِ علمی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ضروری نہیں کہ کتابی علم حاصل کرنے کے بعد انسان کو عمل کی بھی توفیق ملے۔ بہت سے ایسے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں جو بڑی محنت اور جدوجہد سے کتابی علم حاصل کرتے ہیں لیکن عمل کے لحاظ سے بالکل کورے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے باوجود وہ تکمیلِ علمی سے کوسوں دُور ہوتے ہیں اور تکمیلِ علمی ہی وہ اصل چیز ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو عمل کی توفیق ملتی ہے اور وہ بتدریج تکمیلِ عملی کے درجہ تک پہنچتا ہے اور اس پر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور وہ تکمیلِ علمی جو تکمیلِ عملی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ آسمانی روح رکھنے والے خدا رسیدہ بندگانِ اخص کے فیضِ صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تکمیلِ علمی کے اس حتمی اور یقینی ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(بیعت کنندگان) جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیلِ علمی مشکل ہے۔ بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور اُن باتوں کو نہیں سُنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔

پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو ردّی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۳، صفحہ ۱۹۴)

اپنے احباب کی تکمیلِ علمی کی غرض سے ہی حضور علیہ السلام انہیں بارہا مرکز میں آنے اور وہاں آکر آپ کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہونے کی تاکید فرماتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آئندہ نسلوں اور آئندہ زمانوں میں آنے والے نئے لوگوں کے استفادہ کی غرض سے تکمیلِ علمی کے اس ذریعہ کو دوام بخشنے کے لئے ہی آپ سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھوائی اور اس کی بنیادی غرض یہ بیان فرمائی کہ تا مشرق و مغرب سے آکر اس میں شرکت کرنے والوں کو سال بسال تکمیلِ علمی کا انمول موقع میسّر آئے اور اس کے نتیجہ میں تکمیلِ عملی کی سعادت سے وہ بہرہ ور ہوں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمام مخلصین داخلینِ سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دُعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمئ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ر دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحات ۱ تا ۵)

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت پر مشتمل حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ جسے خدائی اِذن کے ماتحت جاری کیا گیا ہے اور جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ تکمیلِ علمی کا وہ آسمانی ذریعہ ہے جس کے نتیجہ میں تکمیلِ عملی کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی سعادت میسّر آتی ہے کیونکہ اس میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا خاص التزام کیا جاتا ہے جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں جلسہ کے مبارک ایام میں شرکت کرنے والوں کے لئے خاص دعائیں اور کوششیں کیں اور حضور علیہ السلام کے بعد خلفاء سلسلہ احمدیہ اس مبارک و مقدس موقع پر خاص دعائیں اور کوششیں کرتے چلے آرہے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے یعنی تکمیلِ عملی کی سعادت سے انہیں بہرہ ور فرمائے۔

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی تکمیلِ علمی اور تکمیلِ عملی کی شکل میں ظاہر ہونے والی یہی وہ عظیم الشان برکت ہے جس سے بہرہ ور ہونے کے لئے پاکستان کے کونے کونے سے ہی نہیں دنیا کے دُور دراز علاقوں اور آخری کناروں تک سے لوگ اس میں شرکت کی غرض سے ہر سال ہی کھنچے چلے آتے ہیں۔ امسال بھی فرشتوں کی باطنی تحریک کے زیرِ اثر وہ آئیں گے دیوانہ وار آئیں گے اور پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آئیں گے اور ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ تکمیلِ علمی اور تکمیلِ عملی کیلئے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے سرشار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم الاعداد

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۳ دارالرحمت شرقی ربوہ

(۵)

آیت مبارکہ وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے آسمان سے روحانی زندگی کا پانی ایک اندازہ کے مطابق اتارا ہے۔ اور پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا ہے لیکن اگر لوگوں نے اس آسمانی پانی کی قدر نہ کی تو ہم اس کو اس دنیا سے غائب کر دینے پر بھی قادر ہیں۔ یہ وہی خبر ہے جس کی طرف قرآن کریم میں متعدد مقامات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے آخری شرعی کلام کو آسمان سے نازل کر کے زمین پر قائم کرے گا اور لوگوں کی مخالفت اس کے راستہ میں روک نہیں بنے گی۔ لیکن پھر ایک عرصہ بعد جبکہ لوگوں میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہو جائے گا۔ اور ایک ہزار سال میں یہ دنیا سے اٹھ جائیگا (سورۃ سجدہ ع ۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام شریعت کے زمانہ کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ایک حدیث میں فرماتے ہیں خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یکون بعدھم قوم یشھدون ولا یستشھدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یوفون ویظھر فیھم السمن (بخاری جلد ۴ کتاب الرقاق باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا والتنافس فیھا) یعنی سب سے بہتر میری صدی ہے پھر اس سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو دوسری صدی میں ہوں گے۔ اس سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو تیسری صدی میں ہونگے مگر اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو گواہی دیں گے تو لوگ کہیں گے تمہاری گواہی کا ہم کیا اعتبار کریں تم تو جھوٹ بولتے ہو کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوگا کیونکہ وہ سخت خائن اور بددیانت ہوں گے۔ اسی طرح ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ نذریں مانیں گے تو ان کو پورا نہیں کریں گے اور کھا کھا کر خوب موٹے ہو جائیں گے یعنی دین کی محنت لولہ قربانی کا جذبہ ان کے اندر نہیں ہوگا۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی یہ حالت ہوگی کہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم) اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی یعنی اسلام کا مغز لوگوں میں باقی نہیں رہے گا اور قرآن کریم کے مطالب کسی پر روشن نہیں ہوں گے۔ ان کی عبادتیں اخلاص سے خالی ہونگی۔ ان کے دماغ قرآنی معارف کو سمجھنے سے عاری ہو جائیں گے۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کے مطابق ابتدائی تین صدیوں کے بعد اسلام پر زوال آنا شروع ہوا۔ اور یہ زوال اتنا بڑھا کہ مسلمان اپنی طاقت کو بالکل کھو بیٹھے کجا تو وہ وقت تھا کہ یورپ ایک ایک مسلمان بادشاہ سے ڈرتا تھا اور کجا یہ حالت ہے کہ اب یورپ اور امریکہ کا مقابلہ کرنے کی سکت سارے عالم اسلام میں بھی نہیں ہے۔ پھر مسلمان کی عملی حالت خود بخود بتا رہی ہے کہ وہ اسلام سے کس قدر دور جا چکے ہیں۔ انہوں نے اسلام کی تعلیم کے صریح خلاف عقائد اختیار کر رکھے ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت کا جذبہ ان کے دلوں سے مفقود ہو چکا ہے۔ نہ محبت الٰہی ان میں پائی جاتی ہے اور نہ محبت رسولؐ کا کوئی نمونہ ان کی عملی زندگی میں نظر آتا ہے۔ منہ سے بے شک وہ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلاف کی روح ان میں باقی نہیں۔ پھر خدا جو سب سے بڑی دولت ہے۔ اور جس کے کلام کے بغیر روحانیت کا پودا کبھی پنپ نہیں سکتا اس کی محبت سے وہ ایسے بے گانہ ہو چکے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں اب خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے الہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے پہلے تو اپنے مامورین کو مبعوث فرماتا رہا ہے مگر اب اس نے اس چشمۂ فیض کو بھی بند کر دیا ہے۔ اور امت محمدیہ سے اپنا چہرہ ہمیشہ کے لئے چھپا لیا ہے۔ اور وحی اور الہام کا سلسلہ قیامت تک بند کر دیا ہے اب خواہ کوئی لاکھ چلائے اللہ تعالےٰ اس کی روح کی تسکین کا کوئی سامان پیدا نہیں کرے گا۔ اور اسے ظلمات کی وادی میں بھٹکتا چھوڑ دے گا۔ یہ وہ حالات ہیں جن سے موجودہ دور کا مسلمان گذر رہا ہے۔ وہ مایوسی اور نحبت کا شکار ہو چکا ہے۔ روح تقویٰ اس کے اندر سے مفقود ہو چکی ہے۔ اور کفر پر غالب آنے کے ولولے اس کے قلب کے کسی گوشہ میں بھی نہیں پائے جاتے۔ اور یقیناً اگر یہی حالات رہتے تو اسلام کی ہستی معرض خطر میں پڑ جاتی۔ اور ابلیس کا سر کبھی کچلا نہ جا سکتا۔ لیکن وہ خدا جس نے اسلام کے ایک ہزار سالہ دور تنزل کی خبر دی تھی اسی نے قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری بروزی بعثت کی بھی خبر دی تھی۔ اور پھر اس زمانہ کی علامات بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ اس زمانہ میں خدا ترس علماء جو دنیا کے لئے ہدایت اور راہ نمائی کا موجب ہوا کرتے ہیں دنیا سے مفقود ہو جائیں گے اور ان کی جگہ ایسے علماء لیں گے جو دین سے بے بہرہ ہوں گے۔ اس زمانہ میں ایک نئی سواری ایجاد ہوگی جس کی وجہ سے اونٹ ترک کر دیئے جائیں گے اس وقت کتابیں اور اخبار کثرت سے شائع ہوں گے۔ علوم ہیئت کے کئی نئے عظیم الشان انکشافات ہوں گے۔ دریاؤں سے نہریں نکالی جائیں گی پہاڑوں کو اڑایا جائے گا۔ سفر کا رواج زیادہ ہو جائے گا ستی وغیرہ کی قدیم رسوم قانوناً بند کر دی جائیں گی۔ ایسی سواریاں ایجاد ہونگی جو اس سے پہلے دنیا میں موجود نہ تھیں اور دو سمندروں کے درمیان کی ایک خشکی کو پھاڑ کر جس کے ایک طرف مونگا پایا جاتا ہے اور دوسری طرف موتی دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے گا۔ اور اس میں کثرت سے جہاز چلیں گے جس میں سویز اور پانامہ کی نہروں کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ الرحمٰن میں اس کی خبر دیتے ہوئے فرمایا۔

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ۔ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(رحمٰن ع ۱)

یعنی اس نے دونوں سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت آکر آپس میں مل جائیں گے۔ لیکن سردست ان دونوں کے درمیان خشکی کا ایک پردہ حائل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔ ان دونوں سمندروں میں موتی اور مونگا نکلتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔ چنانچہ ان دونوں نہروں نے بحیرۂ قلزم اور احمر کو ایک طرف اور بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو دوسری طرف ملا دیا۔ اور اس طرح یہ قرآنی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی امت محمدیہ کو خوشخبری دی۔ اور فرمایا کہ بے شک ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ آسمان سے ہی ایمان کا خزانہ واپس لے کر ایک فارسی الاصل انسان دنیا میں مبعوث ہوگا۔ جو صلیبی طاقتوں کو پاش پاش کر دے گا۔ اور اسلام پر حملہ آور عاقبت نا اندیش لوگوں کو اپنے دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں اور معجزات نشانات اور دعاؤں کی مدد سے ایسا گھائل کرے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھیں گے۔ وہ اسلام کو پھر روئے زمین پر غالب کرے گا۔ اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کرے گا اور ادیان باطلہ کو اسلام کے مقابلہ میں ایسی شکست دے گا کہ جس کی مثال دنیا میں نظر نہیں آئے گی۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احیائے اسلام کے لئے صرف ایک موعود کے آنے کی ہی خبر نہیں دی۔ بلکہ آپ نے وہ علامات بھی بتائیں جن سے اس کا پہچاننا مسلمانوں کے لئے آسان ہو جائے۔ آپ نے بتایا کہ یہ موعود دو بیماریوں میں مبتلا ہوگا۔ ایک دھڑ کے اوپر کے حصے سے تعلق رکھتی ہوگی اور ایک

نچلے حصّہ ہے اور یہ کہ اس کا رنگ گندم گوں ہوگا۔ سر کے بال سیدھے ہوں گے۔ مغلوں کے خاندان میں سے ہوگا۔ اس کے کلام میں لکنت ہوگی وہ بات کرتے وقت ہاتھ کو اپنی ران پر مارے گا اور کدعہ یعنی قادیان نامی گاؤں سے ظاہر ہوگا۔

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ وہ مسیحیت اور مہدویت دونوں شانوں کا جامع ہوگا۔ اس وقت عیسائیت کو دوسری اقوام پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور اسلامی شریعت کی مقررہ حدود کو ترک کر دیا جائے گا۔ جوا کثرت سے پھیل جائے گا۔ امراء اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالنے کو بوجھ تصور کریں گے۔ اسلامی حکومتیں ضعف و انحطاط کا شکار ہو جائیں گی۔

پھر فرمایا کہ اس زمانہ میں عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ اور تجارتی کاروبار میں سے اشیاء فروخت کرنے کا کام عورتوں کے سپرد کر دیا جائے گا اور عورتوں کے لباس ایسے ہوں گے کہ ان کے جسم کا وہ حصّہ جسے پہلے لوگ بھی پردہ کے قابل سمجھتے تھے، ننگا نظر آئے گا۔ پھر یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ یہ بھی بتایا کہ آنے والا موعود مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس کے زمانہ میں کئی قسم کی بیماریاں پھیلیں گی اور سورج اور چاند دونوں تاریک ہو جائیں گے۔ یعنی رمضان کے مہینہ میں سورج کو اس کی گرہن کی تاریخوں میں سے دوسری کو اور چاند کو اس کی گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی کو گرہن لگے گا۔ اور اس علامت پر اتنا زور دیا گیا تھا کہ کہا گیا تھا کہ یہ علامت پہلے کسی مدعی مہدویت کے لئے بطور نشان مقرر نہیں کی گئی۔ (دار قطنی صفحہ ۱۸۸)

ان تمام پیشگوئیوں پر اگر بحیثیت مجموعی نظر ڈالی جائے تو سوائے موجودہ زمانہ کے اور کسی زمانہ پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ اور سوائے بانی سلسلہ احمدیہ کے جنہوں نے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا اور جن کے زمانہ میں یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور کوئی وجود ان پیشگوئیوں کا مورد نظر نہیں آتا۔ پس یہی وہ زمانہ ہے جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث، اور انبیائے سابقین کے کلام میں پائی جاتی تھی اور بانی سلسلہ احمدیہ ہی وہ موعود ہیں۔ جن کی انتظار میں صدیوں سے لوگ چشم براہ تھے ...... سو خدا نے وَاِنَّا عَلٰی ذَھَابٍ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ میں صرف تنزل اسلام ہی کی خبر نہیں دی تھی بلکہ یہ بھی بتایا تھا کہ اس تاریکی کے زمانہ میں جبکہ روحانیت کے متلاشی اندھوں کی طرح مارے مارے پھر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مشرق کی سرزمین سے اپنا ایک مامور مبعوث فرمائے گا۔ جس کی روحانی کرنوں سے وساوس اور شکوک کی تاریکیوں کو پھاڑ دیا جائے گا۔ خشک زمین کو سیراب کیا جائے گا۔ اور روحانیت اور تقویٰ کی روئیدگی کو نکالا جائے گا تاکہ وہ دنیا جو ایک خشک جنگل کی طرح ہوگئی تھی ایک شاداب کھیت کی طرح ہو جائے اور لوگ زندگی اور خوشی کا سانس لینے لگیں۔ اور تاکہ لوگ اس حقیقی راحت کو پالیں جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی لقا کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ وہ زمانہ آگیا جس میں اسلام کے دوبارہ احیاء کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اس کی رحمت کا دریا دلوں کی خشک زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے اپنے کناروں سے اچھل کر بہ پڑا ہے۔ اب وہی لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں جو اس آسمانی پانی سے فائدہ اٹھائیں اور اباء اور استکبار سے کام نہ لیں۔

پھر فرماتا ہے کہ جس طرح تازہ اترنے والے مادی پانی سے کھجور اور انگور اور دوسرے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح تازہ اترنے والے روحانی پانی سے بھی اسی قسم کے اعلیٰ درجہ کے پھل پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان پھلوں میں سے کچھ تو تم کھاتے ہو اور کچھ دوسرے کاموں میں استعمال کرتے ہو۔ جیسے اس درخت کا پھل جو طور سینا سے نکلتا ہے۔ اور جس میں تیل بھی پایا جاتا ہے۔ اور جو کھانے والوں کے لئے سالن کے کام بھی آتا ہے یعنی زیتون۔

ان آیات میں اس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو اسلام کے دوبارہ احیاء کے سلسلہ میں بیان کیا جا رہا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تم اسلام کو ایک بے ثمر باغ مت تصور کرو۔ بلکہ یاد رکھو کہ یہ وہ باغ ہے جو ہر زمانہ میں اپنے تازہ پھل لوگوں کو کھلاتا رہے گا۔ اور جب بھی اسلام میں کوئی خرابی واقع ہوگی اس کو دور کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی غلام جو آپ کی ہی روحانیت کا پھل ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اس خرابی کو دور کر دے گا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں جبکہ دنیا معجزات و نشانات کا انکار کر رہی تھی۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے مخالفین اسلام کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

یعنی اس زمانہ میں اگر تمہیں معجزات و نشانات کا کوئی نمونہ نظر نہیں آتا تو تم آؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں سے ان کرامات کا مشاہدہ کر لو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

یعنی اللہ تعالیٰ میری امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے مصلحین کھڑا کرتا رہے گا جو ان خرابیوں کو دور کرتے رہیں گے جو مرور زمانہ کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوں گی اور اس طرح اسلام کا پاکیزہ اور بے عیب چہرہ لوگوں کے سامنے بار بار آتا رہے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۲)

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کا تصرّف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حوا پسلی ہی سے بنائی گئی ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان لاتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی کہے کہ پھر ہماری پسلی نہ ہوتی تو میں کہتا ہوں کہ یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو۔ میں اگر خدا تعالیٰ کو قادر اور عظیم الشان نہ دیکھتا تو یہ دعاؤں کی قبولیت کے نمونے جو دیکھتا ہوں نظر نہ آتے۔ دیکھو کپتان ڈگلس کے سامنے جو مقدمہ تھا اس میں کس کا تصرّف تھا۔ ڈاکٹر کلارک جیسا آدمی جو مذہبی حیثیت سے ایک اثر ڈالنے والا آدمی تھا۔ پھر اس کی طرف سے پنڈت رام بھجدت وکیل شریک ہوا اور مولوی محمد حسین جیسا دشمن گواہ پیش ہوا اور خود عبد الحمید کا یہ بیان کہ مجھے قتل کے لئے ضرور بھیجا تھا اور پھر اس کا یہ بیان امرتسر میں ہوا۔ ڈپٹی کمشنر کے سامنے بھی اس نے یہی کہا۔ اب یہ کس کا کام تھا کہ اس نے کپتان ڈگلس کے دل میں ڈالا کہ عبد الحمید کے بیان پر شبہ کرے۔ اور اصل حقیقت کے معلوم کرنے کے واسطے اسے دوبارہ پولیس کے سپرد کرے۔ غرض جو کچھ اس مقدمہ میں ہوا اس سے صاف طور پر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے تصرّف کا پتہ لگتا ہے۔ میرا مطلب اس مقدمہ کے بیان سے صرف یہ ہے کہ یہ بڑی نادانی اور گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسی پیمانہ سے ناپیں جس سے ایک عاجز انسان زید، بکر کو ناپا جائے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۲۳ سال پہلے : ۱۴ر نومبر ۱۹۴۶ء

بہار کے خونریز فسادات اور جماعتِ احمدیہ کی طبّی امداد اور خدمتِ خلق

بہار کے امدادی اخراجات میں جماعت نے ۵۵ ہزار روپے سے زائد خرچ کئے

چھ ڈاکٹروں پر مشتمل تین خصوصی طبّی وفود کی طرف سے خدمتِ خلق کا یادگار مظاہرہ

۱۹۴۶ء کے اگست میں متحدہ ہندوستان کے دگرگوں حالات کی وجہ سے کلکتہ میں فسادات پھوٹ پڑے۔ ابھی یہ ہنگامہ کچھ تھما ہی تھا کہ بہار اور نواکھالی میں بھی مسلمانوں پر ایک دفعہ پھر قیامت ٹوٹ پڑی۔ بلوائیوں نے ایسی سفاکی اور درندگی کا مظاہرہ کیا کہ انسانیت اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔ بالخصوص بہار میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی اور ہزاروں مسلمان شہید ہوئے ہزاروں لوگ بے خانماں ہو کر پنجاب، بنگال یا سندھ میں آبسے اور ایک لاکھ سے زائد تباہ حال افراد مسلمان پناہ گزینوں کے کیمپ میں مقیم ہوگئے۔ اس مخدوش صورتِ حال میں بہار کے علاقے بھاگل پور سے مولوی اختر علی صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پروفیسر عبد القادر صاحب نے ۴ر نومبر ۱۹۴۶ء کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تار بھجوایا جس میں بڑے دردناک انداز میں مسلمانانِ بہار پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے امداد چاہی گئی تھی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا شفیق اور محبت بھرا دل اپنے مسلمان بھائیوں پر توڑے جانے والے مظالم پر تڑپ اٹھا اور آپ نے اپنی جماعت کو، جس کا اوّلین مقصد ہی نوعِ انسانی کی بھرپور خدمت ہے، مسلمانانِ بہار کی امداد کی طرف متوجہ کیا چنانچہ جماعت نے سب سے پہلے تو حضور رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر مسلمانانِ بہار کے ریلیف فنڈ میں جناب قائد اعظم محمد علی جناح کی خدمت میں پندرہ ہزار روپیہ کی پہلی قسط اور پھر ۳۰ ہزار روپے کی دوسری قسط بھجوائی۔ پہلی قسط بھجواتے ہوئے ناظر امور عامہ نے لکھا:۔

"جناب!

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ کی زیرِ ہدایت احمدیہ جماعت قادیان پندرہ ہزار روپے بہار کے مظلومین کے لئے پیش کرتی ہے۔ یہ رقم جماعتِ احمدیہ کی طرف سے صرف بطور قسط اوّل ہے جو اپنی تعدادی طاقت کے لحاظ سے تین گنا ہے یعنی کُل ہندی مسلم آبادی کا چھیاسٹھواں حصہ۔ حالانکہ ایک احمدی کے مقابل دو سو غیر احمدی مسلمان ہیں۔"

اس کے جواب میں قائد اعظم کی طرف سے شکریے کا خط موصول ہوا۔

مرتبہ: یوسف سہیل شوق ربوہ

اس مالی امداد کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم سے آج سے ٹھیک ۲۳ سال قبل آج ہی کے دن ۱۴ر نومبر ۱۹۴۶ء کو قادیان سے ایک طبّی وفد معہ ضروری ادویہ کے بہار کے ستم رسیدہ مسلمانوں کی امداد کے لئے بھیجا گیا جس میں مولوی برکات احمد صاحب راجیکی نائب ناظر امور عامہ وامیر وفد، پروفیسر سیّد فضل احمد صاحب ایم۔اے تعلیم الاسلام کالج قادیان، ڈاکٹر احمد صاحب پسر حضرت صوفی غلام محمد صاحب (سابق مبلغ ماریشس) ڈاکٹر مسعود احمد صاحب (پسر حضرت بھائی محمود احمد صاحب قادیان) اور عبد الغفار صاحب کمپونڈر شامل تھے۔

دوسرا طبّی وفد

اس وفد کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۲ر دسمبر کو تحریک خاص فرمائی کہ احمدی ڈاکٹر مصیبت زدگانِ بہار کی امداد کے لئے خود کو پیش کریں جس پر فوری طور پر کیپٹن ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس اور کیپٹن ڈاکٹر سیّد محمد جی صاحب آئی ایم ایس نے اپنے نام دیئے۔ یہ وفد ۱۰ر دسمبر کو قادیان سے روانہ ہو کر بہار پہنچا۔

اس کے بعد تیسرا وفد ۱۸ر جنوری ۱۹۴۷ء کو بہار گیا جو کہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب اور ڈاکٹر اعظم علی صاحب پر مشتمل تھا۔

محترم ڈاکٹر بدر الدین احمد اس بارے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"سیّدنا حضرت اقدس نے تحریک فرمائی کہ بہار میں مسلمان مظلومین کی امداد کے لئے ابھی اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد جی صاحب اور عاجز دونوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور چند دنوں کے بعد ہم بہار پہنچ گئے۔ سب سے اوّل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم خلیل احمد صاحب کے مکان پر مونگھیر پہنچے ... بوجہ فسادات سب طرف خوف کی حالت طاری تھی ... حضرت حکیم صاحب کی معیت میں ہم مسلمان منتظمین امداد مظلومین کے پاس پہنچے مگر ان مسلمانوں میں ہم نے کوئی خاص قوتِ عمل نہیں پہچانی۔ پھر حکیم صاحب کی معیت میں ہم ڈسٹرکٹ آفیسر کے پاس گئے ... مگر ڈی۔او صاحب نے فرمایا کہ اس وقت حالات درست ہو چکے ہیں اور مظلومین کی امداد کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ ہم ان سے ناامید ہو کر واپس ہوئے۔ آخر حکیم صاحب کی معیت میں ہم بذریعہ ریل پٹنہ پہنچے وہاں ہمارا ایک وفد جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کی قیادت میں آیا ہوا تھا ان کی مدد سے ہم نے ادویہ خریدیں اور پھر ان کی قیادت میں بذریعہ ریل اس علاقہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ہمارے ایک احمدی گاؤں کی جماعت آباد تھی ایک خاص اسٹیشن پر اُتر کر لاری میں بیٹھے۔ ہمارے امیر صاحب کچھ خائف تھے اور خطرہ ہی کے علاقے سے ہم گزر رہے تھے اور بار بار ہم میں سے ہر ایک کے پاس آ کر ہدایات دیتے رہے کہ اُترتے وقت اس طریق سے جائیں۔ غرض ہم تسبیح وتحمید اور درود شریف پڑھتے ہوئے اس جگہ آن پہنچے اور سڑک سے اُتر کر کھیتوں میں سے ہو کر اپنے گاؤں میں پہنچ گئے۔ اس وسیع علاقہ میں صرف یہی گاؤں بمعہ مسجد کے محفوظ رہا تھا ورنہ چاروں طرف تباہی سے مسلمان نابود ہو گئے تھے اس حالت کو دیکھ کر صاف اور یقینی طور پر نشانِ الٰہی نظر آ رہا تھا کیونکہ جب کہ چاروں طرف سینکڑوں گاؤں کے مسلمان تباہ ہو گئے یہ صرف ایک گاؤں بمعہ اپنی مسجد کے محفوظ رہا صاف ظاہر تھا کہ یہاں پر ملائکہ کا پہرہ تھا۔ ہماری جماعت کے احباب ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ وہاں ابھی پولیس کے دو خیمے لگے ہوئے خالی پڑے تھے ہم وہیں مقیم ہو گئے ... کچھ مسلمانوں کو ساتھ لے کر ہم نے اس علاقہ کا دورہ بھی کیا تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۰۲، ۶۰۳)

احمدی طبّی وفود کی خدمات

پہلے احمدی طبّی وفد نے بہار میں پہنچتے ہی اپنی خدمات ضلع مسلم لیگ مونگھیر کے سپرد کر دیں اور انہیں تارا پور اور کھڑک پور وغیرہ کے علاقوں میں متعین کیا گیا جو سب سے زیادہ تباہ شدہ تھے۔ احمدی ڈاکٹروں نے نہایت محنت اور ہمدردی سے قریباً آٹھ سو مریضوں کا علاج کیا۔ احمدیہ وفد

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گندم کی مختلف اقسام کی کاشت کیلئے موزوں حلقے

(مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید)

(۲)

صوبہ سرحد کے لئے

قسم گندم	وقت کاشت	شرح بیج
لائلپور ۷۳	۲۰ر اکتوبر تا ۳۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
سیوان	۲۰ر اکتوبر تا ۱۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
ڈبلیو ایل ۷۱۱۔	یکم نومبر تا ۳۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
ارض، پاربی ۷۳		
بلیوسلور، سونالیکا	یکم دسمبر تا ۳۰ر دسمبر	۴۵ کلوگرام
ایل یو ۲۶	۲۰ر نومبر تا ۱۵ر دسمبر	۴۰ کلوگرام

صوبہ بلوچستان کے لئے

(۱) میدانی علاقے	سیوان	۲۰ر اکتوبر تا ۱۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
	ساندل	یکم نومبر تا ۳۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
	لائلپور ۷۳	یکم نومبر تا ۳۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
	بلیوسلور، سونالیکا	۲۰ر نومبر تا ۱۵ر دسمبر	۴۵ کلوگرام
(۲) بالائی علاقے	پاربی ۷۳۔ یکورا	۵ار نومبر تا ۳۰ر نومبر	۳۸ کلوگرام
	نوری	"	۳۸ کلوگرام

ضروری بات:۔ اگر کاشت میں تاخیر ہو رہی ہو اور کھیتوں کی تیاری اچھی طرح ممکن نہ ہو اور کھیتوں میں خریف کی فصلوں کے مڈھ موجود ہوں تو گندم چھٹہ سے کاشت کریں لیکن مندرجہ بالا شرح بیج میں دو تین کلوگرام بیج بڑھالیں۔

کاشت کا طریقہ:۔

بارانی علاقے:۔ تمام کاشت بذریعہ پور کرنی چاہیئے اِس طرح بیج کو وہ نمی اور گہرائی حاصل ہو جاتی ہے جو اچھے اُگاؤ کے لئے ضروری ہے۔ کھاد کو کھیت میں کاشت سے دو تین دن قبل بکھیر کر ہل اور سہاگہ سے ملا دینا چاہیئے۔

آبپاش علاقے:۔ سفارش کردہ اقسام کو دو انچ سے زیادہ گہرا کاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ ڈرل کے ذریعہ کاشت کرنے سے اُگاؤ زیادہ اور یکساں ہوتا ہے کیونکہ بیج مناسب نمی اور ایک جیسی گہرائی میں گرتا ہے۔ چھٹہ سے اچھے نتائج حاصل نہیں ہوتے لیکن مجبوری کی صورت میں دو تین کلوگرام فی ایکڑ بیج زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔

پچھیتی کاشت کی صورت میں اور کلراٹھی زمینوں میں خشک طریقے سے کاشت بہتر رہتی ہے۔ خشک طریقے سے کاشت کا وقت ۱۵ر دسمبر کے بعد ہے۔

بیج کو دوائی لگانا:۔ گندم کی کچھ بیماریاں بیج کے ذریعہ پھیلتی ہیں ان میں کھلی کانگیاری وغیرہ زیادہ نقصان دہ ہے۔ ان کی روک تھام کے لئے بیج کو بجائی سے قبل بینلیٹ یا وائٹاویکس لگائی جانی چاہیئے تاکہ صحت مند فصل پیدا ہو۔ دونوں دوائیوں کی مقدار ۵۰ گرام فی ۴۰ کلوگرام بیج کے لئے ہے۔ ان کو بیج کے ساتھ اِس طرح ملایا جائے کہ دوائیوں کا سفوف تقریباً ہر دانے پر لگ جائے۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال:۔

گندم کی فصل سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے بالعموم نائٹروجن اور فاسفورس دونوں قسم کی کھادوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ دونوں کھادوں کا متناسب استعمال نہایت ضروری ہے جو ۱:۱ یا زیادہ سے زیادہ ۲:۱ ہونا چاہیئے۔ اِن کے علاوہ بعض علاقوں میں جہاں چاول یا گنے کے بعد یہ فصل کاشت کی جاتی مقصود ہو یا ایسی زمینیں جو ہلکی، ریتلی اور کمزور ہوں میں ۳۰ پاؤنڈ پوٹاشیم (½ بوری ایس۔او۔پی) کا استعمال ضروری ہے۔ اِسی طرح وسطی پنجاب میں چاول والے علاقے میں زنک کی کمی بھی پائی گئی ہے جہاں ایسی کمی ہو وہاں دس پاؤنڈ زنک سلفیٹ استعمال کرکے اِس کمی کو پورا کیا جائے۔

بہتر ہے کہ فاسفورس والی کھاد کی پوری مقدار اور نائٹروجن کی نصف مقدار کاشت کے وقت دے دی جائے بقیہ نصف نائٹروجن کھاد پہلے پانی پر دے دی جائے۔ اگر فاسفیٹک کھاد کسی وجہ سے کاشت کے وقت نہ دی جا سکے تو پہلے پانی پر دے دی جائے۔ پوٹاش کی پوری مقدار کاشت کے وقت ہی دے دی جائے نائٹروجنی کھاد کو بیج کے ساتھ ملا کر دینا سود مند ثابت نہیں ہوا بلکہ اس کا اگاؤ پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

نامیاتی مادہ اور سبز کھاد:۔

ہماری زمینوں میں نامیاتی مادہ (ORGANIC WATTER) کی کمی ہے جو روز بروز زیادہ ہوتی جا رہی ہے اِس لئے ہر ممکن کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کی مقدار گھٹنے نہ پائے اِس لئے فصلوں کی مناسب ہیر پھیر، سبز کھاد اور گوبر کی کھاد کا استعمال عمل میں لاتے رہنا چاہیئے۔ نامیاتی مادہ زمین میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے اسی وجہ سے فصلوں کی جڑیں صحیح طور پر نشو و نما پاتی ہیں اور پودوں کی بڑھوتری بہتر ہو جاتی ہے جس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

(باقی)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی اللہ رکھی صاحبہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو پی۔ اے۔ ایف ماڑی پور ہسپتال کراچی میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئی ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

نماز جنازہ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور کراچی کے فوجی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ کراچی کے احباب نے جنازہ میں شرکت کی اور دعا فرمائی۔ مرحومہ نیک اور مخلص احمدی اور پابند صوم و صلوٰة و ملنسار خاتون تھیں۔ تقریباً ۹۰ سال عمر پائی۔

مرحومہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم امیر جماعت موضع دھرگ میانہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ تھیں اور وارنٹ آفیسر میڈیکل محمد امین اعوان پی۔ اے۔ ایف مسرور کراچی اور عبدالمجید صاحب کی والدہ تھیں۔ احباب سے ان کی بلندیٔ درجات اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(نعمت اللہ بھٹی میل نرس فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

بازیافتہ سونے کی چوڑی

ایک سونے کی چوڑی بڑا سائز عید کے روز محلہ دارالصدر غربی سے ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے لے لے۔

چوہدری محمد افتخار احمد ابن چوہدری فرزند علی صاحب

۵/۸ دارالرحمت غربی ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں :

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۲۲۹۲ :-

مَیں نجیبہ قمر بنت ڈاکٹر محمد امین الدین عامر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

ایک جوڑا بالیاں طلائی وزنی چھ ماشہ مالیت -/۵۰۴ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - نجیبہ قمر ۱۳۵۳/B پیپلز کالونی فیصل آباد
گواہ شد - محمد امین الدین عامر والد موصیہ وصیت ۶۰۱۳/۱۔
گواہ شد : عبد الرشید بھٹی وصیت ۱۱۸۱۱ :

مسل ۲۲۲۹۳ :-

مَیں نور بی بی بیوہ رحمت اللہ صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۲۷۵ R-B ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

چک ۲۷۵ R-B کے مربعہ ۸۹ میں ۱۱ کنال رقبہ مالیتی -/۱۲۲۲۱ ۔ ۱/۲ تولہ سونے کی ڈنڈیاں مالیتی -/۴۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت زمین ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - نور بی بی بیوہ رحمت اللہ صاحب چک ۲۷۵ R-B تحصیل و ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد - غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ ر ب -
گواہ شد - محمد اقبال سیکرٹری مال چک ۲۷۵ R-B :

مسل ۲۲۲۹۴ :-

مَیں سعیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۸/A بہاول پور روڈ ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے
طلائی زیورات ۲۰ تولہ ۴ ماشہ مالیت -/۴۰۰۰ روپے۔ زیورات نقرئی ۴ تولے -/۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - سعیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب کوٹھی ۲۸/A بہاول پور روڈ ملتان۔
گواہ شد - قاضی محمد اسحاق وصیت ۱۸۷۲۲ :
گواہ شد - برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ وصیت ۱۲۰۲۰ :

مسل ۲۲۲۹۵ :-

میں محمد جلیل القدر ولد داروغہ عبد الحمید صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۹۳ برس بیعت ۱۹۱۶ء ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

-/۱۰۰۰ روپے بصورت انعامی بانڈ موجود ہیں۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰.۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - محمد جلیل القدر ۱۰ اے ڈرگ کالونی کراچی ۲۵
گواہ شد - مرزا غلام محمد وصیت ۸۵۹۵
گواہ شد - محمد سلیم احمد وصیت ۱۸۲۱۵

مسل ۲۲۲۹۶ :-

مَیں شاہدہ افتخار بنت قاضی افتخار احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ممتاز آباد ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

طلائی بالیاں دو عدد وزن ۴ ماشہ
کوکہ ایک عدد وزن ایک ماشہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - شاہدہ افتخار ۱۱۴۳ ممتاز آباد کالونی ملتان۔
گواہ شد - برکت اللہ محمود وصیت ۱۲۰۲۰
گواہ شد قاضی افتخار احمد خان (والد موصیہ) :

ضرورت نقیب

جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو ایک نقیب برائے مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جو لکھا پڑھا ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو اور صحت مند ہو۔ تنخواہ مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار مع رہائش۔ بجلی اور پانی وغیرہ دیا جائے گا۔ امیر، پریذیڈنٹ کی چٹھی ساتھ لائیں۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

تلاش گمشدہ نقدی

خاکسار کی دو سو روپے کی رقم (ایک نوٹ ایک سو روپے کا دو نوٹ پچاس پچاس کے) رحمت بازار سے کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ تک آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ جس کسی دوست کو یہ رقم ملی ہو مجھے پہنچا دیں۔ شکریہ۔

(رشید احمد بر مکان حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر ہال کے لئے ۳۱۲ روپے کے وعدوں کا از سرِ نو اجراء کر دیا گیا

خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کی یہ سفارش حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت منظور فرمائی ہے کہ تعمیر ہال کے کام کی تکمیل کے لئے ۳۱۲/- روپے کے وعدہ جات کا از سرِ نو اجراء کر دیا جائے۔

خدام سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر ہال کے مد میں خدام سے انفرادی وعدہ جات حاصل کریں تاکہ ہم جلد از جلد ایوانِ محمود کی تکمیل کر سکیں۔ ایسے احباب کے نام جو اس تحریک میں کم از کم ۳۱۲/- روپے کا انفرادی وعدہ کریں گے ایوانِ محمود میں کندہ کرائے جائیں گے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک کو بار بار خدام کے سامنے لائیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اس قربانی میں حصہ لے سکیں۔

یاد رہے کہ مجالس کے حصہ میں جو چندہ تعمیر ہال بجٹ میں آتا ہے وہ اسی طرح قائم ہے۔ مجھے توقع ہے کہ خدام پہلے کی طرح اس تحریک میں بھی حصہ لیں گے اور مالی قربانی کے اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ خدا کرے کہ ہم ایوانِ محمود کی تعمیر کا کام جلد مکمل کر لیں۔

محمود احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کے سلسلہ میں
ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بعض مصروفیات کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کا اعلان خود نہیں فرما سکیں گے بلکہ حضور کے مقرر کردہ نمائندہ مورخہ ۲۹ر دسمبر بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں نکاحوں کا اعلان کریں گے۔ اس سلسلے میں دوست نظارت اصلاح و ارشاد سے رابطہ قائم کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

غانا کے نئے صدر کو امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مبارکباد

لیگوس (نائیجیریا)۔ غانا کے نئے سویلین صدر جناب ہلا لیمان کے عہدۂ صدارت سنبھالنے پر نائیجیریا کے امیر جماعت احمدیہ اور مشنری انچارج مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے صدر صاحب موصوف کو مبارکباد کا تار دیا ہے۔ جس میں دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق دے کہ آپ ملک کی ترقی اور خوشحالی کی طرف رہنمائی کر سکیں۔

نائیجیریا کے حالیہ عام انتخابات میں صدر ہلا لیمان منتخب ہوئے تھے۔ مبارکباد کا یہ تار بھیجنے کی خبر نائیجیریا کے ہفت روزہ "ٹروتھ" نے اپنی ۱۹ر اکتوبر کی اشاعت میں شائع کی ہے ؛

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق۔ (بقیہ ص۵)

نے تارا پور کیمپ کے علاوہ غازی پور اور ادرین میں بھی وسیع پیمانے پر امدادی سرگرمیاں جاری رکھیں اور مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے دن رات ایک کر دیا اور غازی پور، بھاگلپور، مونگھیر، اورین، سورج گڑھ اور پٹنہ میں مستحقین کی امداد کی۔ چنانچہ ان سب امدادی کارروائیوں پر جماعت احمدیہ کا دس ہزار روپے سے زائد خرچ ہوا۔"

احمدیہ طبی وفود کی کارکردگی کو صدر مونگھیر ضلع مسلم لیگ اور کنٹرولر مونگھیر ڈسٹرکٹ سنٹرل ریلیف ڈائریکٹرز دونوں نے بہت سراہا اور بطور شکریہ امیر وفد مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کو خطوط لکھے ؛

سائڈ پلان سنی پارک

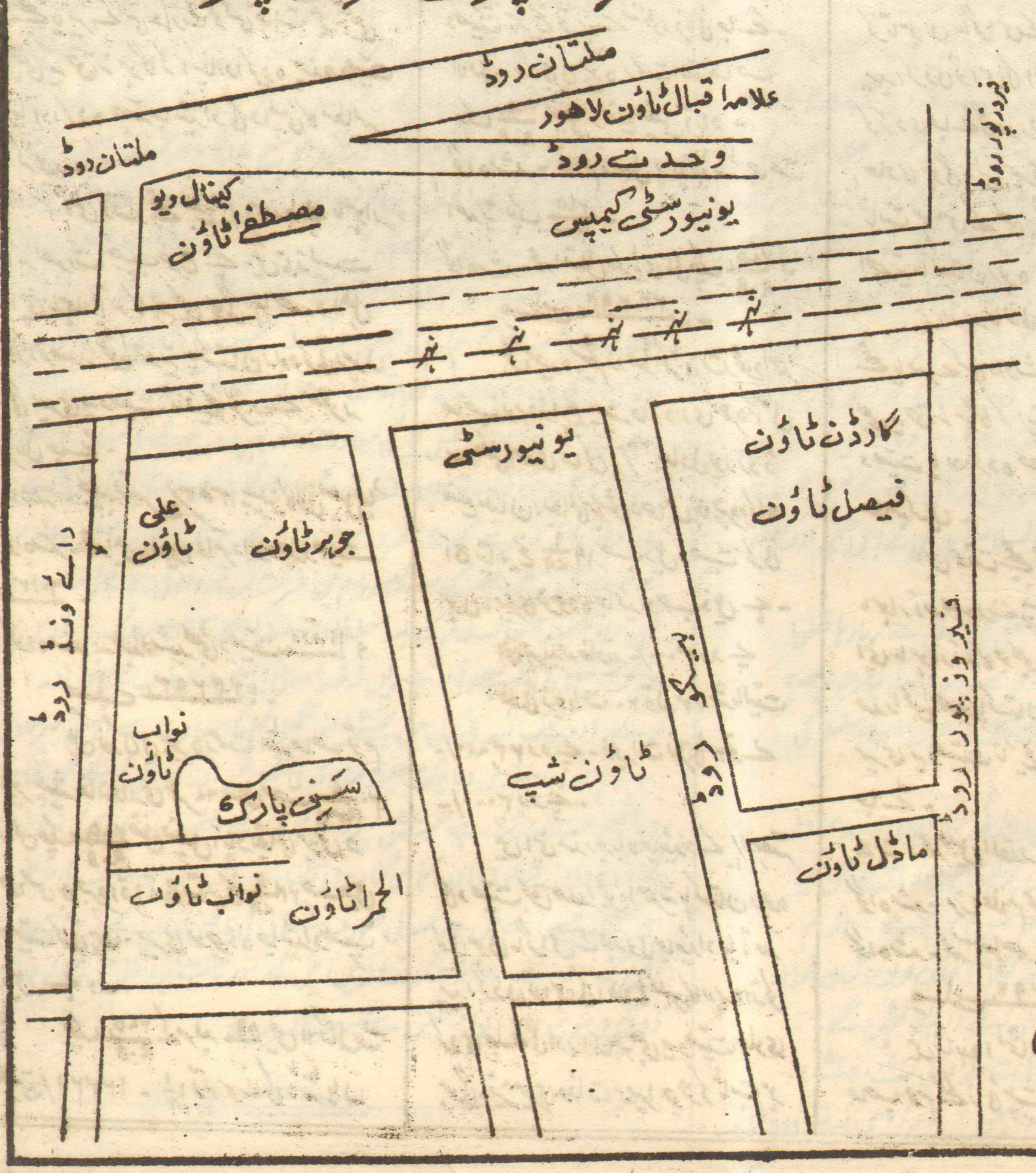

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے — احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۴ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں، ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع۔ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپیکٹس حاصل کریں (رابطہ کیلئے فون ۴۱۳۶۶۶، ایک تا ۳ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پراجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری

ملتان روڈ لاہور